

کے منشا کے خلاف کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ تمہاری بیویاں جن کو تم اپنی کہتے ہو، اور تمہاری اولاد جن کو تم اپنی کہتے ہو، یہ بھی صرف اسیلے تمہاری ہیں کہ تمہارے مالک کی دی ہوئی ہیں، لہذا تم کو ان سے بھی اپنی خواہش کے مطابق نہیں بلکہ مالک کے حکم کے مطابق ہی بڑاؤ کرنا چاہیے۔ اگر اس خلاف کرو گے تو تمہاری حیثیت غاصب کی ہوگی۔ جس طرح دوسرے کی زمین پر قبضہ کرنے والے کو تم کہتے ہو کہ وہ بے ایمان ہے، اسی طرح اگر دوسرے کی دی ہوئی چیزوں کو تم اپنا سمجھ کر اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرو گے، یا مالک کسوا کسی اور کی مرضی کے مطابق ان سے کام لو گے تو وہی بے ایمانی کا لازمہ تم پر بھی آئیگا۔ اگر مالک کی مرضی کے مطابق کام کرنے میں کوئی نقصان ہوتا ہے تو ہوا کرے۔ جان جاتی ہے تو جائے۔ ہاتھ پاؤں ٹوٹتے ہیں تو ٹوٹیں، اولاد کا نقصان ہوتا ہے تو ہو۔ مال و جائیداد برباد ہو تو ہوا کرے۔ تمہیں کیوں غم ہو؟ جسکی چیز ہے وہی اگر نقصان پسند کرتا ہے تو اس کو خفیہ ہے۔ ہاں اگر مالک کی مرضی کے خلاف تم کام کرو اور اس میں کسی چیز کا نقصان ہو تو بلاشبہ تم مجرم ہو گے کیونکہ دوسرے کے مال کو تم نے خراب کیا۔ تم خود اپنی جان کے بھی محتار نہیں ہو۔ مالک کی مرضی کے مطابق جان دو گے تو مالک کا حق ادا کرو گے۔ اس کے خلاف کام کرنے میں جان دو گے تو یہ بے ایمانی ہوگی۔ دوسری بات یہ ہے کہ مالک نے جو چیز تمہیں دی ہے اسکو اگر تم مالک ہی کے کام میں صرف کرتے ہو تو کسی پر احسان نہیں کرتے۔ نہ مالک پر احسان ہے، نہ کسی اور پر۔ تم نے اگر اسکی راہ میں کچھ دیا، یا کچھ خدمت کی، یا جان دے دی، جو تمہارے نزدیک بہت بڑی چیز ہے، تب بھی کوئی احسان کسی پر نہیں کیا۔ زیادہ سے زیادہ جو کام تم نے کیا وہ بس اتنا ہی تو ہے کہ مالک کا حق تم پر تھا وہ تم نے ادا کر دیا۔ یہ کونسی ایسی بات ہے جس پر کوئی پھولے اور فخر کرے اور یہ چاہے کہ اسکی تعریفیں کی جائیں اور یہ سمجھے کہ اس نے کوئی بہت بڑا کام کیا ہے جس پر اسکی بڑائی تسلیم کی جائے۔ یاد رکھو کہ سچا مسلمان مالک کی راہ میں کچھ صرف کرنے یا کچھ خدمت کرنے کے بعد بخیر ہوتا نہیں ہے، بلکہ خاکساری اختیار

کلمہ طیبہ اور کلمہ خبیثہ

برادران اسلام - پچھلے خطبہ میں کلمہ طیبہ کے متعلق میں نے آپکے کچھ کہا تھا۔ آج پھر اسی کلمہ کی کچھ اور تشریح میں آپکے سامنے بیان کروں گا، اسلئے کہ یہ کلمہ ہی اسلام کی بنیاد ہے، اسی کے ذریعہ سے آدمی اسلام میں داخل ہوتا ہے، اور مسلمان حقیقت میں بن نہیں سکتا جب تک کہ وہ اس کلمہ کو پوری طرح سمجھ نہ لے، اور اپنی زندگی کو اس کے مطابق نہ بنائے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مجید میں اس کلمہ کی تعریف اس طرح فرمائی ہے:

الَّذِينَ كَانَتْ تَرْتَلِبُ فِي السَّمَاءِ تَوَاتُرًا كُلِّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا - وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ - وَمِثْلُ كَلِمَةِ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ - يُلْقِي اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ

یعنی کلمہ طیبہ کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اچھی ذات کا درخت ہو جس کی جڑیں زمین میں خوب جمی ہوئی ہوں اور جس کی شاخیں آسمان تک پھیلی ہوئی ہوں، اور جو ہر وقت اپنے پروردگار کے حکم سے پھل پر پھل لانے چلا جاتا ہو۔ اس کے برعکس کلمہ خبیثہ یعنی بُرا اعتقاد اور جھوٹا قول ایسا ہے جیسے ایک بد ذات خود رو پودا کہ وہ بس زمین کے اوپر ہی اوپر ہوتا ہے اور ایک اشارہ میں جڑ

ہے، نہ پانی ان کو دل کھول کر غذا دیتا ہے، اور نہ ہوا کچھ کھلے دل سے ان کو پروان چڑھاتی ہے۔ پھر جب اتنی سی بساط پر یہ خبیث پودے بد مزہ، خاردار اور زہریلے بن کر اٹھتے ہیں تو واقع میں ثابت ہو جاتا ہے کہ زمین و آسمان کی طاقتیں ایسے پودے لگانے کے لیے نہیں تھیں۔ انکو اتنی زندگی بھی ملی تو بہت ملی۔

ان دونوں مثالوں کو سامنے رکھو اور پھر کلمہ طیب اور کلمہ خبیث کے فرق پر غور کرو۔ کلمہ طیب کیا ہے۔ ایک سچی بات ہے، ایسی سچی بات کہ دنیا میں اس سے زیادہ سچی بات کوئی ہو نہیں سکتی۔ سارے جہان کا خدا ایک اللہ ہے۔ اس چیز پر زمین اور آسمان کی ہر چیز گواہی دے رہی ہے۔ یہ انسان، یہ جانور، یہ درخت، یہ پتھر، یہ ریت، ذرے، یہ بہتی ہوئی نہر، یہ چمکتا ہوا سورج، یہ ساری چیزیں جو ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں، ان میں سے کوئی چیز ہے جس کو اللہ کے سوا کسی اور نے پیدا کیا ہو، جو اللہ کے سوا کسی اور کی مہربانی سے زندہ اور قائم رہ سکے، جس کو اللہ کے سوا کوئی اور فنا کر سکتا ہو؟ پس جب یہ سارا جہان اللہ کا پیدا کیا ہوا ہے اور اللہ ہی کی عنایت سے قائم ہے اور اللہ ہی اس کا مالک اور حاکم ہے تو جس وقت تم کہو گے کہ ”اس جہان میں اس ایک اللہ کے سوا کسی اور کی خدائی نہیں ہے“ تو زمین و آسمان کی ایک ایک چیز پکاریگی کہ تو نے بالکل سچی بات کہی، اہم سب تیرے اس قول کی صداقت پر گواہ ہیں۔ جب تم اس کے آگے سر جھکاؤ گے تو کائنات کی ہر چیز تمہارے ساتھ جھک جائیگی کیونکہ یہ ساری چیزیں بھی تو اسی کی عبادت گزار ہیں۔ جب تم اس کے فرمان کی پیروی کرو گے تو زمین و آسمان کی ہر چیز تمہارا ساتھ دیگی کیونکہ یہ سب بھی تو اسی خدا کے فرماں بردار ہیں۔ جب تم اس کی راہ میں چلو گے تو تم اکیلے نہ ہو بلکہ کائنات کا بے شمار لشکر تمہارے ساتھ چلیگا کیونکہ آسمان کے سورج سے لیکر زمین کے ایک حقیر ذرہ تک ہر چیز ہر آن اُسی کی راہ میں تو چلے گی۔ جب تم اس پر بھروسہ کرو گے تو کسی جھوٹی طاقت پر بھروسہ نہ کرو گے بلکہ اُس عظیم انسان طاقت پر بھروسہ کرو گے جو زمین اور آسمان کے سارے خزانوں

کی مالک ہے۔ غرض اس حقیقت پر جب تم نظر رکھو گے تو تم کو معلوم ہو گا کہ کلمہ طیبہ پر ایمان لا کر جو انسان اپنی زندگی کو اُسی کے مطابق بنا لیگا، زمین و آسمان کی ساری طاقتیں اس کا ساتھ دیں گی، دنیا سے لیکر آخرت تک پھلتا اور پھولتا ہی چلا جائیگا، اور کبھی ایک لمحہ کے لیے بھی ناکامی و نامرادی اسکے پاس نہ آئیگی۔ یہی چیز اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے کہ یہ کلمہ ایسا درخت ہے جسکی جڑیں زمین میں جمی ہوئی ہیں اور شاخیں آسمان پر پھیلی ہوئی ہیں، اور ہر وقت یہ خدا کے حکم سے پھل لاتا رہتا ہے۔

اس کے مقابلہ میں کلمہ خبیث کو دیکھو۔ کلمہ خبیث کیا چیز ہے؟ یہ کہ اس جہان کا کوئی خدا نہیں یا یہ کہ اس ایک اللہ کے سوا کسی اور کی خدائی بھی ہے۔ غور کرو اس سے بڑھ کر جھوٹی اور بے اصل بات اور کیا ہو سکتی ہے؟ زمین اور آسمان کی کونسی چیز اس پر گواہی دیتی ہے؟ دہر یہ کہتا ہے کہ خدا نہیں ہے۔ زمین اور آسمان کی ہر چیز کہتی ہے کہ تو جھوٹا ہے۔ ہم کو اور تجھ کو خدا ہی نے پیدا کیا ہے اور اسی خدا نے تجھ کو وہ زبان دی ہے جس سے تو یہ جھوٹ بک رہا ہے۔ مشرک کہتا ہے کہ خدائی میں دوسرے بھی اللہ کے شریک ہیں۔ دوسرے بھی رازق ہیں۔ دوسرے بھی مالک ہیں۔ دوسرے بھی فائدہ اور نقصان پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں۔ دوسرے بھی دعائیں سننے والے ہیں۔ دوسرے بھی ڈرنے کے لائق ہیں۔ دوسرے بھی بھروسہ کرنے کے قابل ہیں۔ اس خدائی میں دوسروں کا حکم بھی چلتا ہے۔ ان کا فرمان اور ان کا قانون بھی پیروی کے لائق ہے۔ اس کے جواب میں زمین اور آسمان کی ہر چیز کہتی ہے کہ تو بالکل جھوٹا ہے۔ ہر بات جو تو کہہ رہا ہے یہ حقیقت کے خلاف ہے۔ اب غور کرو کہ یہ کلمہ جو شخص اختیار کر لیا اور اسکے مطابق جو شخص زندگی بسر کر لیا، دنیا اور آخرت میں وہ کیونکر پھل پھول سکتا ہے؟ اللہ نے اپنی مہربانی سے ایسے لوگوں کو مہلت دے رکھی ہے اور رزق کا وعدہ اس نے کیا ہے، اسی لیے زمین اور آسمان کی طاقتیں کسی نہ کسی طرح اسکو بھی پرورش کر نیگی جس طرح وہ جھاڑ جھنکار اور خود رو پودوں کو بھی آخر پرورش کرتی ہی ہیں۔ لیکن کائنات کی کوئی چیز بھی اُس کا حق سمجھ کر اس کا ساتھ نہ دیگی اور نہ پوری طاقت کے ساتھ اُسکی مدد کر لگی رہے گی۔

اپنی خود رو درختوں کی طرح ہوگا جسکی مثال ابھی آپکے سامنے بیان ہوئی ہے۔

یہی فرق دونوں کے پھلوں میں ہے۔ کلہ طیب جب کبھی پھلے گا اس سے میٹھے اور مفید پھل ہی پیدا ہونگے۔ دنیا میں اس امن قائم ہوگا۔ نیکی اور سچائی اور انصاف کا بول بالا ہوگا۔ اور خلق خدا اس فائدہ ہی اٹھائیگی۔ مگر کلہ خبیث کی جتنی پرورش ہوگی اس قدر در شاخیں ہی نکلیں گی۔ اس میں کڑوے کیلے ہی پھل آئیں گے۔ اسکی رگ رگ میں زہر ہی بھرا ہوا ہوگا۔ دنیا میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لو۔ جہاں کفر اور شرک اور دھرمیت کا زور ہے وہاں کیا ہو رہا ہے؟ آدمی کو آدمی بھاڑ کھانے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ آبادیاں کی آبادیاں تباہ کرنے کے سامان ہو رہے ہیں۔ زہریلی گیسیں بن رہی ہیں۔ ایک قوم دوسری قوم کو برباد کر دینے پر تلی ہوئی ہے۔ جو طاقتور ہے وہ کمزور کو غلام بناتا ہے صرف اسیلے کہ اس کے حصہ کی روٹی خود چھین کر کھا جائے۔ اور جو کمزور ہے وہ فوج اور پولیس اور جیل اور پھانسی کے زور سے دبے رہنے اور طاقتور کا ظلم سہنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ پھر ان قوموں کی اندرونی حالت کیا ہے؟ اخلاق بد سے بدتر ہیں جن پر شیطان بھی شرمائے۔ انسان وہ کام کر رہا ہے جو جانور بھی نہیں کرتے۔ مائیں اپنے بچوں کو اپنے ہاتھ سے ہلاک کرتی ہیں کہ کہیں یہ بچے ان کے عیش میں خلل نہ ڈال دیں۔ شوہر اپنی بیوی کو خود غیروں کی بغل میں دیتے ہیں تاکہ انکی بیویاں انکی بغل میں آئیں۔ ننگوں کو کلب بنائے جاتے ہیں جن میں مرد اور عورت جانوروں کی طرح برہنہ ایک دوسرے کے سامنے پھرتے ہیں۔ امیر سود کے ذریعہ غریبوں کا خون چوسے لیتے ہیں، اور مالدار ناداروں سے اس طرح خدمت لیتے ہیں کہ گویا وہ ان کے غلام ہیں اور صرف ان کی خدمت ہی کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔ غرض اس کلہ خبیث جو پودا بھی جہاں پیدا ہوا اس کا نٹوں سے بھرا ہوا ہے اور جو پھل بھی اس میں گنتا ہے کڑوا اور زہر ملا ہی ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں مثالوں کو بیان فرمانے کے بعد آخر میں فرماتا ہے کہ یٰۤاَيُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَبْلِ الَّذِیْ نَاوَفِیْ اَکْثَرُ مَا رَزَقْنٰکُمْ فَاَصْلَحُوْا لَعَلَّکُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ یعنی کلہ

طیب پر جو لوگ ایمان لائیں گے اللہ ان کو ایک مضبوط قول کے ساتھ دنیا اور آخرت دونوں میں ثبات اور جماعت بخشنے کا اور ان کے مقابلہ میں وہ ظالم لوگ جو کلمہ خبیث کو مانیں گے، اللہ ان کی ساری کوششوں کو عبث و بکا دے گا۔ وہ کبھی کوئی سیدھا کام نہ کریں گے جس سے دنیا یا آخرت میں کوئی اچھا پھل پیدا ہو۔

بھائیو کلمہ طیبہ اور کلمہ خبیثہ کا فرق اور دونوں کے نتیجے تم نے سن لیے۔ اب تم یہ سوال ضرور کرو گے کہ ہم تو کلمہ طیبہ کے ماننے والے ہیں پھر کیا بات ہے کہ ہم نہ پھلتے ہیں نہ پھولتے ہیں، اور کفرا جو کلمہ خبیثہ کے ماننے والے ہیں یہ کیوں پھل پھول رہے ہیں؟

اس کا جواب میرے ذمہ ہے اور میں جواب دوں گا بشرطیکہ آپ میں سے کوئی میرے جواب پر برا نہ مانے بلکہ اپنے دل سے پوچھے کہ میرا جواب اتنی صحیح ہے یا نہیں۔

اول تو آپ کی یہی کہنا غلط ہے کہ آپ کلمہ طیبہ کو مانتے ہیں اور پھر بھی نہ پھلتے ہیں نہ پھولتے ہیں۔ کلمہ طیبہ کو ماننے کے معنی زبان سے کلمہ پڑھنے کے نہیں ہیں۔ اس کے معنی دل سے ماننے کے ہیں اور اس طرح ماننے کے ہیں کہ اس خلاف کوئی عقیدہ آپ کے دل میں نہ رہے اور اس کے خلاف کوئی کام آپ سے ہو نہ سکے۔ میرے بھائیو! خدارا مجھے بتاؤ کیا تمہارا حقیقت میں یہی حال ہے؟ کیا سنیکر لوگ ایسے مشرکانہ اور کافرانہ خیالات تم میں نہیں پھیلے ہوئے ہیں جو کلمہ طیبہ کے بالکل خلاف ہیں؟ کیا مسلمان کا سر خدا کے سوا دوسروں کے آگے نہیں جھک رہا ہے؟ کیا مسلمان دوسروں سے خوف نہیں کرتا؟ کیا وہ دوسروں کی مدد پر بھروسہ نہیں کرتا؟ کیا وہ دوسروں کو رازق نہیں سمجھتا؟ کیا وہ خدا کے قانون کو چھوڑ کر دوسروں کے قانون کی خوشی خوشی پیروی نہیں کرتا؟ کیا اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والے عدالتوں میں جا کر یہ صاف نہیں کہتے کہ ہم شرع کو نہیں مانتے بلکہ رسم و رواج کو مانتے ہیں؟ کیا تم میں ایسے لوگ موجود نہیں ہیں جنکو دنیوی فائدوں کے لیے خدا کے قانون کی کسی دفعہ کو توڑنے میں ذرا تامل نہیں ہوتا؟ کیا تم میں وہ لوگ موجود نہیں ہیں جنکو کفر کے غضب کا ڈر ہے